رہنمائے حج وعمرہ

وزیارت مسجد نبوی

ترجمہ

محمد لقمان سلفی

دليل الحاج والمعتمر

وزائر مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم

1423 H

١٤٢٣ هـ

السعر ١,٥ ريال

اردو

المكتب التعاوني للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات بالبديعة

رہنمائے حج، عمرہ و
زیارتِ مسجد نبوی

ترجمہ

محمد لقمان سلفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

برادران حجاج کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے مہمان کی حیثیت سے دیارِ مقدس اور پاک سرزمین میں آنا مبارک ہو۔ ہم آپ کو مرحبا کہتے ہیں اور مجلس توعیہ اسلامیہ کی جانب سے یہ مختصر گائیڈ پیش کرتے ہیں۔ جس میں حج اور عمرہ کی تمام ضروری باتیں آگئی ہیں۔ ابتدا ہم نے کچھ نصیحت آموز باتوں سے کی ہے۔ جو ہم سب کے لئے مفید ہیں۔ اس وقت ہمارے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ "وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر" یعنی آپس میں تم لوگ ایک دوسرے کو حق باتوں اور صبر کی نصیحت کرتے رہو"

یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو اور معصیت ونافرمانی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

ہماری گزارش صرف یہ ہے کہ حج شروع کرنے سے پہلے اس کتابچہ کو ضرور پڑھیں، تاکہ اس فریضہ کو آپ بحسن وخوبی ادا کرسکیں۔ اس کتاب

میں آپ کو بہت سے سوالات کے جوابات مل جائیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس حج میں بھی اس سے مستفید ہوں گے اور آئندہ کے لئے بھی اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں گے۔ جو مسلمان بھائی پڑھنے کی خواہش ظاہر کریں انہیں بھی پڑھنے کو دیں تاکہ اس کا فائدہ عام ہو۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کے حج قبول کرے اور ہماری کوشش کا اچھا بدلہ دے۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

رئیس عام ادارات بحوث علمیہ وافتاء ودعوت وارشاد

اہم ہدایتیں

حجاج کرام! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو حج بیت اللہ اور زیارتِ حرم کی توفیق دی۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ پاک ہماری نیکیوں کو قبول کرے اور اجر وثواب کو چند گونہ کرے۔

ہم یہ نصیحتیں پیش کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ ہمارے حج کو قبول کرے اور طواف وسعی کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

نمبر۱ : یہ بات ہمیشہ ملحوظِ خاطر رہنی چاہیئے کہ آپ ایک مبارک سفر پر
ہجرت الی اللہ کی نیت سے نکلے ہیں جس کی بنیاد توحید، خلوص نیت
اللہ کی دعوت پر لبیک اور اس کی اطاعت پر ہے۔ اس سے بڑا کسی
کام کا اجر نہیں کہ حج مبرور کا بدلہ صرف جنّت ہے۔

نمبر۲ : اس بات کا خیال رہے کہ شیطان آپ کے درمیان اختلاف پیدا
نہ کردے، کیونکہ وہ تو گھات میں بیٹھا ہوا دشمن ہے۔ اس لئے اللہ کی
رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبّت رکھیں اور جنگ وجدال اور اللہ
کی نافرمانی سے بچتے رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ
تم میں کا کوئی فرد اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے
بھائی کے لئے وہی نہ پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔

نمبر۳ : اگر دینی امور اور مسائل حج میں کوئی اشکال پیش آئے تو فوراً
علماٗ کی طرف رجوع کریں تاکہ بصیرت اور روشنی حاصل ہو۔ قرآن پاک کہتا
ہے کہ فاسئلوا أهل الذكر ان كنتم لا تعلمون یعنی اگر تم
نہیں جانتے ہو تو اہلِ علم سے پوچھ لیا کرو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے کہ جس کے لئے اللہ بھلا چاہتا ہے، اُسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

نمبر۴: اللہ تعالیٰ نے کچھ کاموں کو ہمارے لئے فرض قرار دیا ہے اور کچھ کو مسنون و مستحب اور جو شخص فرائض کی پابندی نہیں کرتا اس کے مسنون اعمال قبول نہیں ہوتے۔ بعض حجاج اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں اور حجرِ اسود کو بوسہ دینے، طواف میں رمل، مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے نماز اور زمزم کا پانی پینے کے موقعوں پر مسلمان مرد اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں حالانکہ یہ سارے کام مسنون ہیں اور مومن کو ایذا پہنچانا حرام ہے۔ پھر ہم کیوں سنت کی ادائیگی کے لئے حرام کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانے سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ثواب اور اجرِ عظیم سے نوازے۔

مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل باتیں لائقِ بیان ہیں:

ا: مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ حرم میں یا کسی اور جگہ کسی عورت کے بغل میں یا اس کے پیچھے نماز ادا کرے۔ اگر اس سے بچنا ممکن ہے تو پھر ایسا کرنا صحیح نہیں۔ البتہ عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتی ہیں

ب: حرم شریف کے دروازے اور گزرگاہیں مسلمانوں کے راستے ہیں ان میں نماز پڑھنا اور راستوں کے بند ہو جانے کا سبب بننا صحیح نہیں

چاہے جماعت ہی کیوں نہ چھوٹی جارہی ہو

ج : خانہ کعبہ کے گرد بیٹھنے، اس کے قریب نماز ادا کرنے یا حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیمؑ کے پاس رُکنے کی وجہ سے (اور خاص کر اژدہام کے وقت) اگر لوگوں کو طواف کرنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے تو ایسا کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں عامۃ المسلمین کے لئے ضرر اور ایذا رسانی ہے

د : حجرِ اسود کو بوسہ دینا سنت ہے اور مسلمان کا احترام فرض۔ سنت کی خاطر فرض کا ضیاع کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اژدہام کے وقت حجرِ اسود کی طرف صرف اشارہ کرنا اور تکبیر کہتے ہوئے آگے بڑھ جانا ہی کافی ہوگا۔ طواف کی جگہ سے نکلنے کے لئے صفوں کو چیرنا اور لوگوں کو دھکے دینا کسی طرح مناسب نہیں، بلکہ لوگوں کے ساتھ چلتے ہوئے آہستگی کے ساتھ نکل جانا چاہیئے۔

ھ ۔ رکن یمانی کو بوسہ دینا مسنون نہیں اگر اژدہام نہ ہو تو بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر اپنے دائیں ہاتھ سے صرف چھونے پر اکتفا کرے اور اسکو بوسہ نہ دے اور اگر اس

کا چھونا مشکل ہو تو چھوڑ کر طواف کرتا رہے اور رکن یمانی کی طرف نہ اِشارہ کرے اور نہ اس کے سامنے آکر اللہ اکبر کہے کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھنی مستحب ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور آخر میں ہم تمام حجاج کرام کو اللہ کی کتاب اور رسولؐ کی سنت کی اتباع کی نصیحت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون) اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم اس کی رحمت کے حقدار بنو۔

اسلام سے خارج کرنے والی باتیں

برادرانِ اسلام : دس ایسی باتیں ہیں جن میں سے ہر ایک

انسان کو اسلام سے خارج کر دیتی ہے اور جن کا ارتکاب اکثر و بیشتر لوگوں سے ہوتا رہتا ہے۔

پہلی بات: اللہ کی عبادت میں دوسروں کو شریک بنانا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "إنه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة ومأواه النار وما للظالمين من أنصار" (یعنی جس نے اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی چیز کو شریک بنایا اس پر جنت حرام ہو گئی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا) مُردوں کو پکارنا، اُن سے مدد مانگنا، نذر و نیاز کرنا اور ان کے نام سے ذبح کرنا شرک فی العبادت میں داخل ہے۔

دوسری بات: جس نے اللہ اور اپنے درمیان کسی کو سفارشی بنایا اُسے پکارا اور اس سے شفاعت کی درخواست کی اور اس پر بھروسہ کیا وہ باجماعِ اُمت کافر ہو گیا۔

تیسری بات: جس نے مشرکوں کو کافر نہیں سمجھا یا ان کے کفر میں شک کیا اور ان کے مذہب کو صحیح سمجھا وہ کافر ہو گیا۔

چوتھی بات: جس نے یہ اعتقاد رکھا کہ کوئی دوسری راہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ سے اکمل و افضل ہے یا یہ کہ کسی اور کا فیصلہ آپؐ کے فیصلے سے بہتر ہے، جیسے وہ لوگ جو طاغوتی طاقتوں کے قوانین کو آپؐ کے قانون پر فوقیت دیتے ہیں، وہ کافر ہے:

ا: مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین و نظامہائے حیات اسلامی شریعت سے افضل ہیں، یا یہ کہ بیسویں صدی میں اسلامی نظام کی تنفیذ ممکن نہیں، یا یہ کہ مسلمانوں کی پستی کا سبب اسلام تھا، یا یہ کہنا کہ اسلام نام ہے صرف ان تعلیمات کا جو بندے اور خدا کے رشتے کو واضح کرتے ہیں، زندگی کے دیگر امور میں اس کا کوئی دخل نہیں۔

ب: یہ کہنا کہ چور کا ہاتھ کاٹنا یا شادی شدہ زناکار کو سنگسار کرنا عصرِ حاضر کے مناسب نہیں۔

ج: یہ اعتقاد رکھنا کہ شرعی معاملات، اللہ کے حدود یا ان کے علاوہ امور میں غیر اسلامی قوانین کے مطابق فیصلہ کرنا جائز ہے، اگرچہ اس کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ وہ قوانین اسلامی شریعت سے بہتر ہیں، کیونکہ اجماعِ امت کے مطابق جس چیز کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اُسے اس نے مباح قرار دیا

اور یہ اجماع امت کا فیصلہ ہے کہ جو کوئی اللہ کے محرمات کو حلال قرار دے گا، جس کا جزو دین ہونا بدیہی امر ہے مثلاً زنا، شراب خوری، سود اور غیر اسلامی قانون کا نفاذ وغیرہ وہ کافر ہے۔

پانچویں بات: جس کسی نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں میں سے کسی بات کو مبغوض سمجھا، وہ کافر ہو گیا (چاہے وہ اس پر عمل ہی کیوں نہ کرے) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ، یعنی یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ قوانین و شرائع کو برا سمجھا، تو اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

چھٹی بات: جس نے اللہ کے دین کی کسی بات یا ثواب اور عقاب کا مذاق اڑایا وہ کافر ہو گیا: "قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ"

یعنی اے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم لوگ اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اب عذر لنگ نہ بیان کرو۔ تم لوگ تو ایمان کے بعد کافر ہو گئے۔

ساتویں بات : جادو، شوہر و بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنا، یا شیطانی وسائل کے ذریعے انسان کے دل میں ایسی چیز کی خواہش ڈال دینا جسے فی الواقع وہ نہیں چاہتا۔ پس جو شخص ایسا کرے گا یا ایسی باتوں سے راضی رہے گا وہ کفر کی حدوں میں داخل ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وما یعلمان من احدٍ حتّٰی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر یعنی وہ دونوں کسی کو اس وقت تک نہیں سکھاتے جب تک یہ بتا نہیں دیتے کہ ہم تو (لوگوں کے لئے) صرف ایک آزمائش ہیں، اس لئے کفر کا ارتکاب نہ کرو۔

آٹھویں بات : مشرکوں کی تائید اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: "ومن یتولّھم منکم فإنہ منھم إنّ اللہ لا یھدی القوم الظالمین" یعنی اور جو ان کو دوست رکھے گا وہ انہی میں سے ہوجائے گا، اللہ ظلم کرنے والی قوموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

نویں بات : جس کا یہ اعتقاد ہو کہ بعض لوگوں کو شریعتِ محمدیہ کے حدود تجاوز کرنے کی اجازت ہوتی ہے، وہ کافر ہے۔ قرآن کریم میں ہے ومن یبتغ غیر الإسلام دیناً فلن یقبل منہ، وھو فی الآخرۃ من

الخاسرین"

یعنی جو شخص اسلام کے علاوہ اور کسی دین کو پسند کریگا' اس کا عمل قابلِ قبول نہ ہوگا' اور آخرت میں وہ خسارہ کا مستحق ہوگا۔

دسویں بات: اللہ کے دین سے مکمل اعراض یا کسی ایسی بات سے اعراض جس کے بغیر صحیح اسلام کو پانا ناممکن ہو' ایسا علم اور ایسا عمل قابلِ قبول نہیں "ومن أظلم ممن ذکر بآیات ربہ ثم أعرض عنھا، إنا من المجرمین منتقمون"

اور اس آدمی سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس کو اللہ کی آیتوں کی یاد دلائی جائے تو اعراض سے کام لے۔ ہم بے شک مجرموں سے انتقام لیں گے والذین کفروا عما أنذروا معرضون اور جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا وہ لوگ دھمکیوں سے اعراض کرتے ہیں۔

اسلام سے خارج کرنے والی ان باتوں میں' ازراہِ مذاق' ازراہِ سنجیدگی اور خوف سبھی حالتیں برابر ہیں۔ صرف وہ شخص مستثنیٰ ہے جس نے شدید حالت اکراہ و مجبوری میں ان میں سے کسی کا ارتکاب کیا ہو۔ ہم اللہ کے غضب اور سزا سے پناہ مانگتے ہیں

حج، عمرہ اور مسجدِ نبوی کی زیارت

مسلمان بھائیو! حج کی تین قسمیں ہیں: تمتع قِران اور افراد

حج تمتع کی تعریف: حج کے مہینوں (شوال، ذی القعد اور ذی الحجہ کا پہلا عشرہ) میں عمرہ کا احرام باندھنا، عمرہ سے فراغت کے بعد انتظار کرنا اور پھر اسی سال آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ یا اس کے قریب سے حج کا احرام باندھنا۔

حج قِران کی تعریف: حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا ایسی حالت میں حاجی قربانی کے دن ہی حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہوگا دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے تو عمرہ کی نیت کرے۔ پھر طواف کی ابتدا کرنے سے پہلے حج کی نیت بھی کرے۔

حج افراد کی تعریف: صرف حج کی نیت کرنا میقات سے یا مکہ مکرمہ سے اگر وہاں مقیم ہو یا میقات کے حدود کے اندر کسی دوسری جگہ سے، پھر اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہے تو دسویں تاریخ تک حالتِ احرام میں باقی رہے گا، اور اگر قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا ہے تو حج کی نیت کو عمرہ میں بدل دینا جائز ہوگا، ایسی صورت میں طواف اور سعی کے بعد بال کٹوا کر

حلال ہو جائے گا۔ اس لئے کہ جن لوگوں نے صرف حج کی نیت کی اور اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لائے تھے، ان کو اللہ کے رسول نے ایسا ہی حکم دیا تھا۔ اسی طرح اگر حج قران کی نیت کرنے والے کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ بھی حج کی نیت کو عمرہ میں بدل دے گا اور سب سے افضل حج، حجِ تمتع ہے، ان کے لئے جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے گئے ہوں اس لئے کہ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو ایسا ہی حکم دیا اور تاکید فرمائی۔

عمرہ کا طریقہ: میقات پر پہنچنے کے بعد غسل کرو اور ممکن ہو تو خوشبو لگاؤ اور پھر احرام کے کپڑے (لنگی اور چادر) پہن لو۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں کپڑے سفید ہوں۔ عورتیں کسی قسم کا کپڑا پہن سکتی ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ بے پردگی اور اظہارِ زینت نہ ہو۔ پھر عمرہ کے احرام کی نیت کرو اور کہو: "لبیک عمرۃً، لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک۔ اِنّ الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک"

مرد اِن کلمات کو بآوازِ بلند کہے گا، اور عورتیں آہستگی کے ساتھ۔ پھر زیادہ سے زیادہ تلبیہ، ذکرِ الٰہی اور استغفار میں مشغول رہو، لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے رہو اور بُرائی سے روکتے رہو۔

۲۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرو۔ ابتدا حجرِ اسود کے پاس سے تکبیر کے ذریعے ہونی چاہیئے اور انتہا بھی وہیں ہوگی طواف کے درمیان ذکرِ الہیٰ اور مختلف قسم کی دعاؤں میں مشغول رہنا چاہیئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ہر شوط (چکّر) کے اختتام پر یہ دعا پڑھو:

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

پھر اگر ممکن ہو تو مقامِ ابراہیم کے پیچھے ورنہ مسجد میں کسی دوسری جگہ دو رکعت نماز پڑھو۔

۳۔ اس کے بعد صفا پہاڑی کی طرف جاؤ، اس پر چڑھ کر قبلہ کی طرف رخ کرو، اللہ کی تعریف بیان کرو اور دونوں ہاتھ اٹھا کر تین بار اللہ اکبر کہو اور دعا کرو، دعا کو تین مرتبہ دہرانا سنت ہے اور یہ بھی تین بار پڑھو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ .

تین سے کم مرتبہ پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ پھر پہاڑی سے اتر کر عمرہ کے لئے سات بار سعی کرو۔ ہر بار دونوں ہرے نشانوں کے درمیان تیز چلو اور اس کے پہلے اور بعد میں حسبِ عادت چلو۔ مروہ پہاڑی پر بھی چڑھو، اللہ کی تعریف بیان کرو اور وہی کچھ کرو جو صفا پہاڑی پر کیا

تھا، اور ممکن ہو تو تکبیر بھی کہو (طواف اور سعی کے لئے کوئی ضروری مخصوص دعا نہیں ہے بلکہ جو بھی ذکر و تسبیح اور دعا یاد ہو پڑھے اور قرآن کی تلاوت کرے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اذکار اور دعاؤں کا خاص خیال رکھے۔

۴۔ سعی پوری ہو جانے کے بعد سر کے بال منڈوا دو یا کتروا دو۔ اب عمرہ پورا ہو گیا اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہو گئی تھیں وہ سب حلال ہو گئیں۔

اگر نیت حج تمتع کی تھی تو قربانی کے دن ایک بکری یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ کی قربانی واجب ہو گی۔ اگر کسی کو میسر نہیں تو پھر دس روزے رکھنے ہوں گے، تین دن حج کے دنوں میں اور سات دن وطن واپسی کے بعد۔ بہتر یہ ہے کہ عرفہ کے دن سے پہلے ہی تینوں روزے رکھ لیئے جائیں۔

حج کا بیان

۱۔ اگر تم نے حج افراد یا حج قران کی نیت کی ہے تو حج کی نیت اس میقات (احرام باندھنے کی جگہ) کے پاس سے کرو جہاں سے تمہارا گزر ہو

اور اگر تمہاری جگہ حدودِ میقات کے اندر ہو تو اپنی جگہ سے نیت کرو اور اگر نیت حج تمتع کی تھی تو آٹھویں ذی الحجہ کو اپنی جائے قیام سے ہی نیت کرو۔ ہو سکے تو غسل کرو اور خوشبو لگاؤ اور احرام کے کپڑے پہن لو پھر کہو لبیک حجاً: لبیک اللھم لبیک ....

۲۔ پھر منیٰ کے لئے روانہ ہو جاؤ وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھو۔ چار رکعت والی نمازیں دو رکعت ان کے وقتوں میں بغیر جمع کئے ہوئے پڑھو۔

۳۔ نویں تاریخ کو طلوعِ آفتاب کے بعد پُرسکون انداز میں عرفات کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ دوسرے حاجیوں کو ایذاء نہ پہنچاؤ۔ وہاں ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کرو۔ پھر حدودِ عرفات میں داخل ہو جانے کا یقین کر لو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں قبلہ رُخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر زیادہ سے زیادہ ذکر و دُعا میں مشغول ہو جاؤ۔ میدان عرفہ پورا کا پورا مقامِ وقوف ہے۔ غروبِ آفتاب تک حدودِ عرفات میں ہی باقی رہنا چاہیئے۔

۴۔ غروبِ آفتاب کے بعد لبیک لبیک پکارتے ہوئے پورے سکون،

اور اطمینان کے ساتھ مزدلفہ کی طرف روانہ ہوجاؤ اور اپنے مسلمان بھائیوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ مزدلفہ پہنچتے ہی مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ قصر ادا کرو۔ اس کے بعد وہیں رہو۔ یہاں تک کہ فجر کی نماز پڑھو اور صبح کا اُجالا اچھی طرح پھیل جائے۔ نماز فجر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے قبلہ رُخ ہوکر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر خوب ذکر و دعا کرو

۵۔ طلوعِ آفتاب سے پہلے لبیک کہتے ہوئے منیٰ کی طرف روانہ ہوجاؤ اگر کوئی عذر ہو، جیسے کہ عورتیں یا کمزور لوگ ساتھ ہوں تو آدھی رات کے بعد منیٰ کے لئے روانہ ہوسکتے ہو۔ اپنے ساتھ صرف سات کنکریاں لے لو تاکہ جمرہ عقبہ کی رمی کرسکو۔ باقی کنکریاں منیٰ سے ہی چن لو۔ عید کے دن جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے واسطے بھی کنکریاں منیٰ سے لے سکتے ہیں۔

۶۔ منیٰ پہنچنے کے بعد مندرجہ ذیل کام کرو۔

ا: جمرہ عقبہ کی رمی کرو، جو مکّہ کے قریب ہے، سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارو اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہو۔

ب: اگر تمہارے اُوپر قربانی واجب ہو تو قربانی کرو، اس کا گوشت کھاؤ اور غریبوں کو کھلاؤ۔

ج : سر کے بال منڈاؤ یا کترواؤ۔ منڈوانا افضل ہے۔ عورت کے لئے انگلی کے ایک پور کے برابر بال کاٹ لینا کافی ہوگا۔

یہ سب کام اسی ترتیب سے کرنا زیادہ بہتر ہے لیکن اگر تقدیم و تاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔ جمرہ عقبہ کی رمی اور سر کے بال منڈوانے یا چھوٹا کروانے کے بعد احرام کی بندش ختم ہوگئی۔ اب کپڑے پہن سکتے ہو اور عورت کے علاوہ ساری چیزیں حلال ہوگئیں۔

۷۔ اب مکہ جاؤ اور طواف افاضہ اور اس کے بعد سعی کرو اگر حج تمتع کی نیت تھی یا حج قران یا افراد کی اور طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تھی تو طوافِ افاضہ کے بعد سعی بھی کرو اور اس کے بعد عورت بھی حلال ہو جائے گی۔

طواف افاضہ ایامِ منیٰ میں رمی جمار کے بعد مکہ واپسی کے بعد بھی کیا جا سکتا ہے۔

۸۔ قربانی کے دن طواف افاضہ کرنے کے بعد منیٰ واپس جاؤ اور گیارہ بارہ اور تیرہ کی راتیں وہیں گزارو۔ اگر کوئی صرف دو راتیں ہی وہاں گزار کر واپس آجائے تو بھی جائز ہے۔

۹۔ ان دونوں یا تینوں دنوں میں زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارو۔ ابتدأ پہلے جمرہ سے کرو جو مکہ سے باقی دونوں کی بہ نسبت زیادہ دور ہے' پھر دوسرے کو اور پھر جمرہ عقبہ کو' ہر ایک کو سات کنکریاں ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہو۔

اگر منیٰ میں صرف دو ہی دن رہنا چاہو تو دوسرے دن غروبِ آفتاب سے قبل ہی وہاں سے نکل جاؤ۔ اگر آفتاب منیٰ میں ہی غروب ہو گیا تو تیسرے دن بھی قیام کرو اور کنکریاں مارو۔ بہرحال افضل یہی ہے کہ تیسری رات بھی منیٰ میں ہی گزاری جائے۔ بیمار اور کمزور آدمی کے لئے جائز ہے کہ کنکریاں مارنے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنا دے۔ اور نائب کے لئے یہ جائز ہے کہ پہلے اپنی طرف سے پھر نائب بنانے والے کی طرف سے ایک ہی بار میں کنکریاں مارے۔

۱۰۔ حج پورا ہو جانے کے بعد جب اپنے ملک کو واپس جانا چاہو تو طواف وداع کرو۔ صرف حیض اور نفاس والی عورت اس سے مستثنیٰ ہے

محرم کے لئے ضروری باتیں:

حج اور عمرہ کا احرام باندھنے والوں کے لئے مندرجہ ذیل باتیں ضروری ہیں :

۱: اللہ تعالیٰ نے جن اعمال کو فرض قرار دیا ہے ان کا التزام کرے، مثال کے طور پر پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرے۔

۲: جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، ان سے دور رہے، بدکلامی فحش باتیں، فسق و فجور، جنگ و جدال اور دیگر نافرمانی کے تمام کاموں سے بچتا رہے۔

۳: اپنے قول و عمل کے ذریعے مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچائے۔

۴: احرام کی وجہ سے ممنوع کاموں سے بچے، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

ا۔ بال نہ کاٹے، ناخن نہ تراشے۔ اگر از خود کوئی بال گر جاتا ہے یا ناخن الگ ہو جاتا ہے تو کوئی بات نہیں ہے،

ب۔ اپنے جسم، کپڑے اور کھانے پینے کی چیزوں میں خوشبو نہ استعمال

کرے۔ احرام کی نیت کرنے کے قبل جو خوشبو استعمال کیا تھا، اگر اس کا کوئی اثر باقی رہ گیا ہے تو کوئی حرج نہیں :

ج ۔ کسی شکار کے جانور کو نہ مارے نہ بدکائے اور نہ ہی دوسروں کی اس کام میں مدد کرے۔

د ۔ کوئی مُحرِم یا غیر مُحرِم حدودِ حرم کے اندر کسی درخت کو نہ کاٹے اور نہ ہی کوئی ہرا پودا اکھاڑے، اور نہ ہی کوئی گری پڑی چیز اٹھائے (ہاں اگر قصد اس چیز کے بارے میں اعلان کرنا ہو تو پھر اٹھانا جائز ہوگا) اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ساری باتوں سے منع فرمایا ہے۔

ھ ۔ عورتوں کو شادی کا پیغام نہ دے، نہ اپنے یا کسی دوسرے کے عقدِ نکاح کا سبب بنے اور جب تک احرام میں ہو شہوت کے ساتھ عورت سے مباشرت اور ہم بستری نہ کرے۔

ممنوعاتِ احرام جو مردوں کے ساتھ خاص ہیں :

ا ۔ کسی چپکنے والی چیز سے اپنا سر نہ ڈھانکے۔ چھتری یا گاڑی کی چھت کے ذریعے سایہ حاصل کرنے اور سر پر سامان اٹھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ب ۔ قمیص یا کوئی دوسرا سلا ہوا کپڑا پورے جسم یا جزوِ جسم کے لئے استعمال

نہ کرے۔ ٹوپی، عمامہ، پائجامہ اور موزے بھی استعمال نہ کرے اگر کسی کو لنگی میسر نہ آئے تو پائجامہ اور جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے۔ عورت کے لئے احرام کے وقت دونوں ہاتھوں میں دستانے پہننا، یا نقاب یا برقعہ کے ذریعے اپنے چہرے کو چھپانا ممنوع ہے، اگر اجنبی مردوں کا سامنا ہو رہا ہے تو پھر چہرہ کو اوڑھنی یا کسی اور چیز سے چھپانا واجب ہوگا ویسے ہی جیسے غیر حالت احرام میں واجب ہے۔

اگر محرم بھول کر جہالت میں سِلا ہوا کپڑا پہن لیتا ہے یا اپنے سَر کو ڈھانک لیتا ہے یا خوشبو استعمال کر لیتا ہے یا اپنا کوئی بال کاٹ لیتا ہے یا اپنے ناخن تراش لیتا ہے تو کوئی جرمانہ نہیں۔ البتہ یاد آنے یا حکم جان لینے کے بعد جس قدر ممکن ہو ازالہ کرے۔

کپڑے بدلنا اور صاف کرنا، سر اور جسم کو دھونا جائز ہے۔ اگر اسی صورت میں بغیر قصد کوئی بال گر جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر محرم کو کوئی زخم پہنچ جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

زیارتِ مسجدِ نبویؐ

۱۔ مسجد نبوی کی زیارت اور اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے

مدینہ منورہ کا سفر مسنون ہے، اس لیے کہ اس کی ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ تمام مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

۲۔ مسجد نبوی کی زیارت کے لیے احرام اور تلبیہ کی ضرورت نہیں، اور نہ ہی حج اور اس کے درمیان کوئی لازمی تعلق ہے۔

۳۔ مسجد نبویؐ میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں بڑھاؤ اور بسم اللہ کہو اور درود پڑھو اور اللہ سے دُعا کرو کہ وہ تمھارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور یہ دُعا پڑھو: أعوذ باللہ العظیم ووجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم، اللھم افتح لی أبواب رحمتک: دوسری مسجدوں میں داخل ہوتے وقت بھی یہی دعا پڑھنی چاہیے۔

۴۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھو۔

اگر روضہ میں جگہ مل جائے تو بہتر ہے، ورنہ پھر مسجد میں کسی جگہ۔

۵۔ اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کیطرف رُخ کرتے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر ادب کے ساتھ دھیمی آواز سے کہو۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درود پڑھو۔ یہ دُعا بھی پڑھی جا سکتی ہے: اللہم آتہ الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ المقام المحمود الذی وعدتہ، اللہم أجزہ عن أمتہ أفضل الجزاء

پھر تھوڑا دائیں طرف بڑھ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو جاؤ، سلام کرو اور ان کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کرو۔ اس کے بعد کچھ اور دائیں طرف بڑھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو، سلام کرو اور ان کے لیے دُعا کرو۔

۶۔ وضو کر کے مسجد قبا جانا اور اس میں نماز پڑھنی سنت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسا کیا اور دوسروں کو

اس کی ترغیب دلائی۔

۷۔ اھل بقیع، حضرت عثمان، شہدائے اُحد اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کی قبروں کی زیارت بھی مسنون ہے۔ ان کو سلام کرو اور ان کے لیے دُعا کرو۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کرتے اور ان کے لیے دُعا فرماتے تھے۔ اور صحابہ کرام کو سکھلاتے تھے کہ جب قبروں کی زیارت کرو تو یہ کہو: السلام علیکم أھل الدیار من المؤمنین والمسلمین، وإنّا إن شاء اللہ بکم لاحقون، نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ۔ (مسلم)

مدینہ منورہ میں کوئی دوسری جگہ یا مسجد نہیں جس کی زیارت مشروع ہو۔ اس لیے اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالو اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرو جس کا کوئی اجر نہ ملے بلکہ اُلٹا گناہ کا خطرہ ہے۔

غلطیاں جن کا ارتکاب بعض حجاج کرتے ہیں:

احرام کی غلطیاں

بغیر احرام باندھے میقات سے آگے گذر جاتے یہاں تک کہ

جدہ یا حدود میقات کے اندر کسی اور جگہ پہنچ جاتے اور وہاں سے احرام باندھے۔ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے۔ ہر حاجی کو میقات سے احرام باندھ لینا چاہیے۔ اور جو کوئی حدود میقات سے تجاوز کر جائے اسے واپس جا کر یا تو میقات سے احرام باندھنا چاہیے یا ایک فدیہ دے جسے مکہ مکرمہ میں ذبح کرے اور سارا کا سارا فقراء کو کھلا دے، چاہے وہ کسی بھی راستہ سے آیا ہو۔ اگر میقات کی پانچ مشہور جگہوں میں سے کسی جگہ سے بھی گذر نہ ہو تو جس میقات کا سامنا پہلے ہو وہاں سے احرام باندھ لے۔

طواف کی غلطیاں :

۱۔ حجرِ اسود سے پہلے ہی طواف شروع کر دے۔ حالانکہ واجب یہ ہے کہ طواف کی ابتداء حجرِ اسود کے پاس سے ہونی چاہیے۔

۲۔ حجرِ اسماعیل کے اندر سے طواف کرے۔ ایسی صورت میں اس نے پورے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا۔ اس لیے کہ حجر کعبہ کا ایک حصّہ ہے۔ اس طرح اس کا طواف باطل ہو جائے گا۔

۳۔ طواف کے ساتوں چکروں میں تیز چلنا، جبکہ ایسا کرنا طواف

قدوم کے صرف تین ابتدائی چکروں کے ساتھ خاص ہے۔

۴۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لیے شدت کے ساتھ مزاحمت کرنی۔ کبھی کبھی مار پیٹ اور گالی گلوچ کی نوبت آجاتی ہے ایسا کرنا ہرگز صحیح نہیں۔ طواف کے صحیح ہونے کے لیے حجرِ اسود کو بوسہ دینا ہرگز ضروری نہیں۔ بلکہ دور سے صرف اس کی طرف اشارہ کرنا اور اللہ اکبر کہنا کافی ہوگا۔

۵۔ حجرِ اسود کو برکت کی نیت سے چھونا بدعت ہے، شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ سنت صرف اس کا استلام اور بوسہ دینا ہے۔

۶۔ خانہ کعبہ کے تمام گوشوں کا استلام، اور بسا اوقات اس کی تمام دیواروں کا استلام اور چھونا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود اور رکن یمانی کے علاوہ خانہ کعبہ کے کسی بھی جزء کا استلام نہیں کیا۔

۷۔ طواف کے ہر چکر کے لیے الگ الگ دُعا مخصوص کرنی۔ یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ صرف اتنا ثابت ہے کہ جب حجرِ اسود کے پاس آتے تو تکبیر کہتے، اور

حجراسود اور رکن یمانی کے درمیان ہر چکّر کے آخر میں یہ دُعا پڑھتے۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

۸۔ بعض طواف کرنے والے اور طواف کرانے والے حالت طواف میں اپنی آوازیں اتنی بلند کرتے ہیں کہ دوسرے طواف کرنے والوں کو تشویش ہوتی ہے۔

۹۔ مقامِ ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کے لیے مزاحمت کرنی خلاف سنّت ہے، اور اس سے طواف کرنے والوں کو اذیت پہنچتی ہے مسجد میں کسی جگہ بھی طواف کی دو رکعتیں پڑھ لینی کافی ہوں گی۔

سعی کی غلطیاں

۱۔ بعض لوگ صفا اور مروہ پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھوں سے اس کی طرف اس طرح اشارہ کرتے ہیں کہ جیسے نماز کے لیے تکبیر کہہ رہے ہوں۔ اس طرح اشارہ کرنا صحیح نہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں

ہاتھوں کو صرف دُعا کے لیے اٹھاتے تھے۔ صحیح یہ ہے کہ الحمدللہ کہے، تکبیر کہے اور قبلہ رُخ ہو کر جو دُعا چاہے کرے اور بہتر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صفا و مروہ پر جو ذکر ثابت ہے۔ اُسے دُہرائے (اس کا بیان اوپر آچکا ہے)

۲۔ بعض لوگ سعی کے درمیان پورا وقت دوڑتے رہتے ہیں۔ حالانکہ سنت یہ ہے کہ صرف دونوں ہرے نشانوں کے درمیان دوڑے اور باقی وقت چلتا رہے۔

میدان عرفات کی غلطیاں

۱۔ بعض حجاج حدود عرفات کے باہر ہی پڑاؤ ڈال دیتے ہیں۔ اور غروب آفتاب کے وقت تک وہیں رہتے ہیں اور وقوف عرفات کے بغیر ہی مزدلفہ لوٹ آتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ اس سے حج فوت ہو جاتا ہے، اس لیے کہ حج وقوف عرفہ کا نام ہے۔ حاجی کے لیے ضروری ہے کہ حدود عرفات کے اندر رہے۔ اگر اژدہام کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو غروب آفتاب سے قبل

داخل ہو اور غروب تک ٹھہرا رہے۔ حدودِ عرفات میں
رات کے وقت بھی داخل ہونا کافی ہوگا اور خاص کر قربانی
کی رات میں۔

۲۔ بعض حاجی غروب آفتاب سے قبل ہی عرفہ سے واپس
لوٹ جاتے ہیں، ایسا کرنا صحیح نہیں، اس لیے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اس وقت تک ٹھہرے رہے
جب تک آفتاب پورے طور سے غروب نہ ہوگیا۔

۳۔ بعض لوگ جبل عرفات کی چوٹی تک پہنچنے کے لیے
اژدہام اور دوسروں کی ایذا رسانی کا سبب بنتے ہیں۔
پورے میدانِ عرفہ میں کسی جگہ بھی وقوف صحیح ہے اور
پہاڑ پر چڑھنا جائز نہیں ہے، اور نہ ہی وہاں نماز پڑھنا
صحیح ہے۔

۴۔ بعض لوگ دُعا کرتے وقت جبل عرفہ کی طرف رُخ کرتے
ہیں، حالانکہ سُنت قبلہ کی طرف رُخ کرنا ہے۔

۵۔ بعض لوگ عرفہ کے دن مخصوص جگہوں میں مٹی اور
کنکریوں کا ڈھیر بناتے ہیں، ایسا کرنا خلافِ شرع ہے۔

مزدلفہ کی غلطیاں

کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ مزدلفہ پہنچتے ہی مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنے سے قبل کنکریاں چُننا شروع کردیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ کنکریاں مزدلفہ سے ہی ہونی چاہییے۔ حالانکہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ کنکریاں حدود حرم میں کہیں سے بھی لی جاسکتی ہیں۔ بلکہ ثابت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے جمرہ عقبہ کی کنکریاں مزدلفہ سے چننے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ صبح کو مزدلفہ سے واپسی کے بعد منیٰ سے چُنی گئی تھیں، اسی طرح باقی دنوں کی کنکریاں بھی منیٰ سے لی گئی تھیں۔ کچھ لوگ کنکریوں کو پانی سے دھوتے ہیں' یہ عمل بھی غیر مشروع ہے۔

رمی (کنکری مارنے) کی غلطیاں

۱۔ بعض لوگ کنکری مارتے وقت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ شیطان کو مار رہے ہیں' اسی لیے ان شیاطین کے خلاف غصہ کا اظہار کرتے ہیں اور گالیاں بھی دیتے

ہیں، حالانکہ رمی جمار کی مشروعیت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

۲۔ رمی جمار کے لیے بڑے پتھر، جوتے یا لکڑی کا استعمال دین میں غلو اور زیادتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلو سے منع فرمایا ہے۔ مشروع بات یہ ہے کہ چھوٹی کنکریاں استعمال کی جائیں جو بکری کی مینگنی سے مشابہ ہوں۔

۳۔ کنکریاں مارتے وقت دھکم پیل اور مار دھاڑ کرنا خلاف شرع بات ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ بغیر کسی کو ایذا پہنچاتے ہوئے کنکریاں مارے۔

۴۔ تمام کنکریاں بیک مُشت مار دینا صحیح نہیں۔ علماء کا فتویٰ ہے کہ ایسی صورت میں صرف ایک کنکری شمار ہوگی۔ اس لیے کہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ کنکریاں ایک ایک کرکے ماری جائیں، اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی جائے۔

۵۔ قدرت رکھتے ہوتے مشقت اور اژدھام سے بچنے کے لیے کنکری مارنے کے لیے کسی دوسرے کو نائب بنانا صحیح نہیں۔
نیابت بیماری یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے صرف قدرت نہ رکھنے کی صورت میں جائز ہے۔

طواف وداع کی غلطیاں

۱۔ بعض لوگ بارھویں یا تیرھویں تاریخ کو کنکریاں مارنے سے قبل منیٰ سے مکہ آتے ہیں، طواف وداع کرتے ہیں، پھر منیٰ جاکر کنکریاں مارتے ہیں اور وہیں سے اپنے شہر یا ملک کی طرف واپس ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں آخری کام رمی جمار ہوتا ہے نہ کہ طواف کعبہ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "مکہ مکرمہ سے روانگی سے قبل آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے۔" اس لیے طواف وداع حج کے کاموں سے فراغت اور سفر سے پہلے ہونا چاہیے، اس کے بعد

مکہ مکرمہ میں دیر تک نہ ٹھہرنا چاہیئے۔

۲۔ بعض لوگ طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے اُلٹے پاؤں نکلتے ہیں اور رُخ کعبہ کی طرف ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں خانہ کعبہ کی تعظیم ہے۔ حالانکہ یہ سراسر بدعت ہے، دین میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

۳۔ کچھ لوگ طوافِ وداع کے بعد مسجد حرام کے دروازے پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرکے خوب دعائیں کرتے ہیں جیسے کہ خانہ کعبہ کو رخصت کر رہے ہوں۔ یہ بھی بدعت ہے، اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

زیارت مسجد نبویؐ کی غلطیاں

۱۔ بعض لوگ زیارتِ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دیواروں اور لوہے کی سلاخوں پر ہاتھ پھیرتے ہیں، کھڑکیوں میں برکت حاصل کرنے کی نیت سے دھاگے وغیرہ باندھتے ہیں۔ حالانکہ برکت ان کاموں

سے حاصل ہوتی ہے جنھیں اللہ اور اس کے رسولؐ نے جائز قرار دیا ہے۔ خرافات اور بدعتوں سے برکت نہیں حاصل ہوسکتی۔

۲۔ جبل اُحد کے غار اور مکہ مکرمہ میں غار ثور اور غارِ حرا کی زیارت کے لیے جانا، وہاں دھاگے وغیرہ باندھنا اور غیر مشروع دعائیں کرنی اور ان سب کاموں کے لیے تکلیفیں اٹھانی۔ یہ سارے کام بدعت کے ہیں اور شریعت میں ان کی کوئی اصلیت نہیں۔

۳۔ بعض جگہوں کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رہا ہے جیسے کہ اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ، انگوٹھی والا کنواں، حضرت عثمان کا کنواں، ان جگہوں کی زیارت کرنی اور برکت کے لیے یہاں کی مٹی لینی بدعت ہے۔ اس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

۴۔ جنۃ البقیع اور شہدائے اُحد کی قبروں کی زیارت کے وقت مُردوں کو پکارنا۔ قبروں سے تقرب اور قبر والوں

کی برکت حاصل کرنے کے لیے وہاں پیسے ڈالنا، یہ سب بڑی خطرناک غلطیاں ہیں، بلکہ شرک اکبر ہے، جیسا کہ علماء نے لکھا ہے۔ اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اس کے واضح دلائل موجود ہیں۔ اس لیے کہ عبادت صرف اللہ کے لیے خاص ہے۔ عبادت کی کوئی بھی قسم غیر اللہ کے لیے جائز نہیں، جیسے دعا و قربانی، نذر و نیاز وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "ان کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کریں"۔ یہ بھی فرمان ہے کہ "مسجدیں صرف اللہ کے لیے ہیں، اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو"

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کو سدھار دے، ان کو دین کی سمجھ دے اور ہم سب کو فتنوں سے محفوظ رکھے۔ وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

عُمرہ وزیارت مسجد نبوی ﷺ

① سب سے پہلے تمام گناہوں سے خلوص قلب کے ساتھ توبہ کرے۔ اور حج وعمرہ کے لیے حلال مال کا انتخاب کرے ② جھوٹ، غیبت، چغل خوری اور دوسروں کا مذاق اڑانے سے اپنی زبان کی حفاظت کرے ③ حج اور عمرہ کے ذریعہ نیت اللہ کی رضا کا حصول اور آخرت کی تیاری ہو۔ مقصد ریاکاری، طلبِ شہرت اور فخر ونمائش نہ ہو ④ مناسکِ حج وعمرہ کا علم حاصل کرے اور مشکل مسائل کو دوسروں سے پوچھے ⑤ حاجی جب میقات پر پہنچے تو اُسے اختیار ہے کہ افراد، قران اور تمتع تینوں میں سے کسی کی نیت کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص قربانی کا جانور نہیں لاتا ہے تو اس کے لیے افضل تمتع ہے۔ اور جو جانور لاتا ہے اس کے لیے افضل حج قران ہے ⑥ اگر کسی بیماری یا خوف کی وجہ سے محرم کو ڈر ہو کہ ہو سکتا ہے کہ اپنا حج مکمل نہ کر پاتے گا، تو بہتر یہ ہے کہ نیت کرتے وقت ان الفاظ کا بھی اضافہ کرے کہ "اِنَّ محلّی

حیث حَبَستَنِی» یعنی جہاں (اے خدا) تو مجھے روک دے وہیں حلال ہوجاؤں گا (۷) چھوٹے بچے اور چھوٹی بچی کا حج صحیح ہوگا۔لیکن بلوغت کے بعد فرض حج کی طرف سے کافی نہ ہوگا (۸) محرم نہا سکتا ہے، اپنا سر دھوسکتا ہے اور کھجلا سکتا ہے (۹) عورت اپنے چہرہ پر دوپٹہ ڈال سکتی ہے، اگر یہ ڈر ہو کہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں (۱۰) بہت سی عورتیں دوپٹہ کے نیچے کوئی سخت چیز استعمال کرتی ہیں تاکہ اسے چہرے سے دور رکھا جائے، شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔
(۱۱) محرم اپنے احرام کے کپڑے دھوسکتا ہے، ان کے بدلے دوسرے پہن سکتا ہے (۱۲) اگر محرم آدمی نے بھول کر یا نادانی میں سلا ہوا کپڑا پہن لیا، یا سر ڈھانک لیا یا خوشبو لگا لیا تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں (۱۳) حاجی خانہ کعبہ کے پاس پہنچتے ہی طواف شروع کرنے سے پہلے (اگر حج تمتع یا صرف عمرہ کی نیت ہے) تلبیہ بند کردے گا (۱۴) طواف کے پہلے تین چکروں میں تیز چلنا اور دائیں بغل کے نیچے سے چادر

نکال کر مونڈھا کھلا رکھنا، صرف طواف قدوم میں مشروع ہے اور صرف مردوں کے لئے (۱۵) اگر حاجی کو شک ہو جاتے کہ اس نے طواف یا سعی کے تین چکر لگاتے ہیں یا چار مثال کے طور پر تو صرف تین کا اعتبار کرے (۱۶) اگر ازدھام زیادہ بڑھ جاتے تو زمزم اور مقام ابراہیم کے پیچھے سے طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ پوری مسجد طواف کی جگہ ہے۔
(۱۷) عورت کے لیے یہ گناہ کی بات ہے کہ طواف کی حالت میں زینت وزیبائش خوشبو اور بے پردگی کی حالت میں ہو (۱۸) اگر احرام کی نیت کے بعد عورت کو ماہواری شروع ہو جاتی ہے یا ولادت ہوتی ہے تو طہارت کے قبل بیت اللہ کا طواف کرنا اس کے لیے صحیح نہ ہوگا (۱۹) عورت کسی بھی کپڑے میں احرام کی نیت کر سکتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ مردوں کے ساتھ مشابہت نہ اختیار کرے۔ بے پردگی اور زینت کے لیے غیر شرعی لباس نہ پہنے (۲۰) حج اور عمرہ کے علاوہ کسی بھی دوسری عبادت میں نیت کو الفاظ میں ادا کرنا بدعت ہے، اور بلند آواز میں ادا کرنا تو اور بھی بُرا ہے

(۲۱) بالغ مسلمان کے لیے حرام ہے کہ بغیر احرام میقات سے آگے بڑھے (اگر اس نے حج یا عمرہ کی نیت کی ہے) (۲۲) جو حجاج کرام یا عمرہ کرنے والے ہوائی جہاز سے آتے ہیں ان کے لیے جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام باندھنے کی تیاری کر لینی جائز ہے تاکہ جب میقات کے سامنے سے گزریں تو احرام کی نیت کر لیں (۲۳) جس کسی کی قیام گاہ حدود میقات کے اندر ہو، وہ اپنی جگہ سے حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کرے گا۔ (۲۴) بعض لوگ حج کے بعد تنعیم یا جعرانہ سے بکثرت عمرے کرتے ہیں حالانکہ اس کے جواز کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں (۲۵) حجاج کرام آٹھویں تاریخ کو مکہ مکرمہ میں اپنی اقامت گاہ سے ہی حج کا احرام باندھ لیں گے، میزاب کے پاس سے احرام ضروری نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ کرتے ہیں (۲۶) نویں تاریخ کو منیٰ سے عرفات کے لیے روانگی طلوع آفتاب کے بعد افضل ہے (۲۷) غروب آفتاب کے قبل عرفہ سے واپسی جائز نہیں۔ غروب آفتاب کے بعد واپسی کے لیے روانگی پورے سکون و اطمینان کے ساتھ

ہونی چاہیئے (۲۸) مزدلفہ پہنچنے کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھی جائیں گی، چاہے مغرب کا وقت باقی ہو یا عشاء کا وقت شروع ہو چکا ہو (۲۹) کنکریاں کہیں سے بھی لے سکتے ہیں مزدلفہ سے لینی ضروری نہیں (۳۰) کنکریوں کو دھونا مستحب نہیں، اس لیے کہ اس کا ثبوت رسول اکرمؐ یا صحابہ کرام سے نہیں ملتا، ایسی کنکریاں استعمال کرنا صحیح نہیں جن سے پہلے رمی کی جا چکی ہو (۳۱) کمزور عورتیں اور بچے (اور جو ان کے حکم میں ہوں) آخری پہر رات میں منیٰ کے لیے روانہ ہو سکتے ہیں (۳۲) حاجی جب عید کے دن منیٰ پہنچے تو لبیک کہنا بند کر دے اور جمرۃ العقبہ کی سات کنکریوں سے رمی کرے (۳۳) یہ ضروری نہیں کہ کنکریاں اپنی جگہ میں باقی رہیں بلکہ صرف شرط یہ ہے کہ اس کے حدود میں گریں (۳۴) قربانی کا وقت اہل علم کے صحیح قول کے مطابق ایام تشریق کے تیسرے دن کے غروب آفتاب تک ہے (۳۵) عید کے دن طواف زیارت حج کا رکن ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ لیکن ایام منیٰ کے بعد تک اس کی تاخیر جائز ہے۔

(۳۶) حج افراد اور حج قِران کرنے والے پر صرف ایک سعی
واجب ہے اور یوم نحر تک احرام میں رہے گا (۳۷) حاجی کے
لیے بہتر ہے کہ وہ قربانی کے دن کے کاموں میں ترتیب کا
خیال رکھے۔ پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے پھر سر کے بال منڈوائے
یا کٹواتے پھر بیت اللہ کا طواف کرے، اس کے بعد سعی کرے۔ اگر
ان کاموں میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں (۳۸)
وہ کام جن کو کر لینے کے بعد آدمی پورے طور پر حلال ہو جاتا ہے
۱۔ جمرۂ عقبہ کی رمی ۲۔ سر کے بال کٹوانا۔ طواف زیارت اور
سعی (۳۹) اگر حاجی منیٰ سے جلدی واپس آنا چاہتا ہے تو
بارہ تاریخ کو غروب آفتاب کے قبل ہی منیٰ سے نکل جائے
(۴۰) جو بچہ رمی نہ کر سکتا ہو اس کے بدلے اس کا ولی
(اپنی رمی کر لینے کے بعد) کرے گا (۴۱) اگر کوئی آدمی بیماری
یا بڑھاپے یا کوئی عورت حمل کی وجہ سے رمی کرنے سے عاجز
ہو تو کسی کو قائمقام بنا دے (۴۲) وکیل یا نائب کے لیے
یہ جائز ہے کہ ایک ہی وقت میں پہلے اپنی رمی کرے پھر اس کی
جس کا وہ قائمقام ہے (۴۳) اگر حاجی قارن یا متمتع ہے

اور مکہ مکرمہ کا باشندہ نہیں ہے تو اس پر قربانی واجب ہے (ایک بکری یا گائے اور اونٹ کا ساتواں حصّہ) (۴۴) اگر متمتع یا قارن کے پاس قربانی کے پیسے نہ ہوں تو تین دن حج کے ایام میں روزے رکھے اور سات روزے گھر واپس پہنچ جانے کے بعد (۴۵) بہتر یہ ہے کہ یہ تینوں روزے عرفہ کے دن سے قبل ہی رکھ لیے جائیں تاکہ عرفہ کے دن روزہ کی حالت میں نہ رہے اگر پہلے نہ رکھ سکا ہو تو ایام تشریق میں رکھ لے (۴۶) مذکورہ تینوں روزے پے درپے اور الگ الگ بھی رکھے جا سکتے ہیں، اسی طرح باقی سات روزے بھی (۴۷) طواف وداع ہر حاجی پر واجب ہے، سوائے حائضہ اور نفاس والی عورت کے (۴۸) مسجد نبوی ؐ کی زیارت مسنون ہے۔ حج کے قبل یا اس کے بعد (۴۹) زائر مسجد نبوی ؐ پہلے مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ یہ دونوں رکعتیں روضہ شریف میں ادا کرے۔ (۵۰) زیارت قبر رسول ؐ اور دوسری قبروں کی زیارت صرف مردوں کے لیے جائز ہے عورتوں کے لیے نہیں لیکن اس

شرط کے ساتھ کہ سفر قبر کی زیارت کی نیت سے نہ ہو (۵۱) حجرہ شریف کو چھونا، اس کو بوسہ دینا یا اس کا طواف کرنا بہت بری بدعت ہے جس کا ثبوت اسلاف کرام سے نہیں ملتا۔ اور اگر طواف کا مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت حاصل کرنی ہو تو یہ شرک اکبر ہے۔ (۵۲) رسول اکرم ﷺ سے کسی طرح کا سوال کرنا شرک ہے۔ (۵۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قبر میں برزخی ہے۔ موت سے پہلے جیسی زندگی نہیں۔ اس کی حقیقت وکیفیت کا علم صرف خدا ہی کو ہے (۵۴) بعض زائرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کرکے، دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے ہیں۔ ایسا کرنا سراسر بدعت ہے

(۵۵) زیارتِ قبر رسول اللہ ﷺ نہ واجب ہے اور نہ ہی حج کی تکمیل کے لیے شرط ہے جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں (۵۶)

جن احادیث سے بعض لوگ صرف زیارت قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کرنیکی مشروعیت پر استدلال کرتے ہیں یا تو وہ ضعیف ہیں یا موضوع۔

أدعيـــــة

يُنـاسب الدعاء بها أو ماتيسر منها في عرفات وفي المشعر الحرام وفي غيرها من مواطن الدعاء.

ألَلّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ ٱلعَفْوَ وَٱلعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ ٱسْتُرْ عَوْرَاتِيْ، وَآمِنْ رَوْعَاتِي اَللّٰهُمَّ ٱحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي أَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِيْ سَمْعِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِيْ. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ ٱلكُفْرِ وَٱلفَقْرِ وَمِنْ عَذَابِ ٱلقَبْرِ، لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي، وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا ٱسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ

بكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، إِنَّه لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنتَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحزن، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَمِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَقَهْرِ الرِّجَالِ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا الْيَوْمِ صَلَاحاً وأَوْسَطَهُ فَلَاحاً، وَآخِرَهُ نَجَاحاً، وَأَسْأَلُكَ خَيْرَيِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَى بَعْدَ الْقَضَاءِ، و برد الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاء مُضِرَّة، وَلَا فِتْنَةٍ مُضلّة، وأَعُوذُ بكَ أَنْ أَظْلِمَ أو أُظْلَم، أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعتَدى عليَّ، أَوْ أَكْتَسِبَ خَطِيئَةً أو ذَنْباً لا تَغْفِرُهُ.. اللَّهُمَّ إني أَعُوذُ بكَ أَنْ أُرَدَّ إلى أَرْذَلِ الْعُمُرِ. اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الأَعْمَالِ والأخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ.. وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا

لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إلا أَنْتَ. اللهم أَصْلِحْ لِي دِينِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيْ رِزْقِي. اللهم إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ.

وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبُكْمِ وَالجُذَامِ وَسَيِّءِ الأَسْقَامِ. اللهم آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اللهمَّ إنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا، اللَّهُمَّ، إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ، اللهمَّ إني أعوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفَجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ. اللهمَّ إنِّي أعوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ والتَّرَدِّي وَمِنَ الغَرقِ وَالحَرَقِ والْهَرَم، وأَعُوذ بكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وأعوذُ

بِكَ مِنْ أَنْ أموتَ لَدِيغاً ، وأعوذ بِكَ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إلَى طَبْعٍ. اللهمَّ إنّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَراتِ الأَخْلاَقِ وَالأَعْمَالِ وَالأَهْوَاءِ وَالأَدْوَاءِ، وَأَعُوذ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَقَهْرِ الْعَدُوِّ، وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ. اللهمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي، الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي، التي إليها مَعَادِي، واجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَل الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَر، رَبِّ أَعِنِّي وَلاَ تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ الْهُدَى لِي. اللهمَّ اجْعَلْنِي ذَكَّاراً لَكَ، شكَّاراً لكَ، مِطْوَاعاً لَكَ، مُخْبِتاً إلَيْكَ، أَوَّاهاً مُنِيباً، رَبِّ تَقَبَّل تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي. اللّهُمَّ إني أَسْأَلكَ الثَّبَاتَ فِي الأَمْرِ، وَالعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلكَ

شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْباً سَلِيماً، وَلِسَاناً صَادِقاً، وأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاتَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَعْلَمَ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ.

اللَّهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَقِنِي شَرَّ نَفْسِي. اللَّهُمَّ إِنِي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً، فَتوفَّنِي إِلَيْكَ مِنْهَا غَيْرَ مَفْتُونٍ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ الثَّوابِ، وَثَبِّتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِي، وَحَقِّقْ إِيمَانِي، وَارْفَعْ دَرَجَتِي، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِي، وَاغْفِرْ خَطِيْئَاتِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ، وَخَوَاتِمَهُ، وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ.

اللهُمَّ إني أسألك أنْ ترفعَ ذِكري، وتَضعَ وِزري، وتطهر قلبي، وتحصن فرجي، وتغفرَ لي ذنبي، وأسألك الدرجاتِ العلى من الجنة، اللهمَّ إني أسألك أنْ تباركَ في سمعي، وفي بصري، وفي روحي، وفي خلقي، وفي خلقي، وفي أهلي، وفي محياي، وفي عملي، وتقبّلْ حسناتي، وأسألك الدرجاتِ العلى من الجنة. اللهمَّ إني أعوذ بك من جهدِ البلاء، ودركِ الشقاءِ، وسوءِ القضاءِ، وشماتةِ الأعداءِ، اللهمَّ مقلّبَ القلوب، ثبتْ قلبي على دينك. اللهمَّ مصرّفَ القلوبِ والأبصارِ، صرّفْ قلوبنا على طاعتك. اللهمَّ زدنا ولا تنقصنا، وأكرمنا ولا تهنّا، وأعطنا ولا تحرمنا، وآثِرنا ولا تؤثِر علينا. اللهمَّ أحسنْ عاقبتنا في الأمور كلّها، وأجرنا من خزي الدنيا وعذابِ الآخرة. اللهمَّ اقسمْ لنا من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معصيتك، ومن

طَاعَتِكَ مَاتُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَاتُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَاتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهَا الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَاتَجْعَلْ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا ولاتَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا بِذُنُوبِنَا مَنْ لَايَخَافُكَ وَلَايَرْحَمُنَا. اللَّهُمَّ إني أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، والنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ. اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْباً إلا غَفَرْتَهُ، ولاعَيْباً إلا سَتَرْتَهُ، وَلَاهَمّاً إلا فَرَّجْتَهُ، وَلَادَيْناً إلَّا قَضَيْتَهُ، وَلَاحَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا وَلَنَا صَلَاحٌ إلا قَضَيْتَهَا يَاأَرْحَمَ الراحمين. اللهمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ، تَهْدِي بِهَا قَلْبِي، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِي، وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا

شَاهِدِي، وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي، وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي، وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي، وَتَرُدُّ بِهَا الْفِتَنَ عَنِّي، وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ. اللهمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ يَوْمَ الْقَضَاءِ، وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ، وَمَنْزِلَ الشُّهَدَاءِ، وَمُرَافَقَةَ الأَنْبِيَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الأَعْدَاءِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيْمَانٍ، وَإِيمَانٍ فِي حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاحاً يَتْبَعُهُ فَلاحٌ، وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً مِنْكَ وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَاناً. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَاءَ بِالْقَدَرِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي، وَتَرَى مَكَانِي وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي، وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ، وَالْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ، وَالْوَجِلُ الْمُشْفِقُ

اَلْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ إِلَيْكَ بِذَنْبِهِ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ، وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيلِ، وَأَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيرِ، دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ، وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهُ، وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ.

وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

دليل الحاج والمعتمر

وزائر مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم

باللغة الاردية